JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

حجامہ کے ذریعہ علاج:معاصر فقہاء و حکماء کی آراء کا تجزیاتی جائزہ

TREATMENT BY HIJAMA:AN ANALYTICAL REVIEW OF THE OPINIONS OF CONTEMPORARY JURISTS AND MEDICAL EXPERTS

[1] **Dr.Ahsan Ul Haq**

[2] **Dr.Abdul Ghaffar**

Abstract

Allah Almighty created man, plants and animals from the earth to fulfill his physical needs. He sent down rain from the sky.He created the treatment of human diseases through these plants and animals.Produced experts who mastered this art.Branches of science like botany and zoology came into existence.Through medical science, different methods and treatments came into existence.In the context of modern research,due to the circumstances and times and due to modern technology, there was innovation but Hijama is a method of treatment that is still in use in the world today. In the following lines, its meanings and methods of treatment will be examined in the context of the opinions of ancient and modern jurists.

Problem statement:

The development of civilization has undoubtedly given rise to hundreds of problems.New researches have made a lot of progress in medical science. New researches are coming out in treatment methods. Therefore, it is important to see the ancient methods of treatment in the context of modern researches and make such methods useful for the public.One of this method is "Hijama". How old is this method?What is its history?How can it be taken advantage?

اللہ تعالی نے انسان کو پیدا فرمایا، اس کی جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے زمین سے نباتات و جمادات پیدا فرمائے۔آسمان سے بارش نازل فرمائی۔انہی نباتات و جمادات کے ذریعے انسانی بیماریوں کا علاج پیدا فرمایا۔ایسے ماہرین پیدا کیے جنہوں نے اس فن میں کمال مہارت حاصل کی۔نباتات زوالوجی جیسے علوم کی شاخیں وجود میں آئیں۔میڈیکل سائنس کے ذریعے مختلف طریقہ ہائے علاج وجود میں آئے۔جدید تحقیقات کے تناظر میں حالات و زمانہ کے باعث اور جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے جدت آتی رہی مگر حجامہ ایسا طریقہ علاج ہے جو آج بھی دنیا میں متداول ہے۔تمدن کی ترقی نے بلا شبہ سینکڑوں مسائل کو جنم دیا ہے۔نئ تحقیقات نے میڈیکل سائنس میں کافی ترقی کی ہے۔طریقہ ہائے علاج میں نئ تحقیقات سامنے آرہی ہیں۔اس لے ضروری ہے کہ قدیم طریقہ علاج کو جدید تحقیقات کے تناظر میں دیکھا جائے اور عوام کے لیے ایسے طریقہ کار کو کارآمد بنایا جائے۔اس میں سے ایک طریقہ "حجامہ" کا بھی ہے یہ طریقہ کتنا قدیم ہے؟ اس کی تاریخ کیا ہے؟ اس سے کیسے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے؟ آنے والی سطور میں اس کے مفاہیم اور طریقہ علاج کو قدیم وجدید فقہاء کی آراء کے تناظر میں جائزہ لیا جائے گا-

حجامہ "حجم“سے مشتق ہے۔جس کے معنی کھینچنااور چوسنا کے ہیں۔[1] حجامہ کواردو زبان میں پچھنے لگانااور خون نکالنا کہتے ہیں۔[2] اصطلاح طب میں سینگی لگوانا یا حجامہ

---

[1] Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Okara,District Okara,Pakistan
[2] Director Seerat Chair/Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Okara, Pakistan

کہتے ہیں۔اس کو انگریزی میں تھراپی (Cupping)[3] اور کپنگ تھراپی کہتے ہیں۔اس عمل میں انسانی بدن کے مختلف حصوں سے انتہائی مہارت کے ساتھ نشتر سے پچھنے لگا کر فاسد خون کا اخراج کیا جاتا ہے۔چونکہ انسانی صحت کا دارو مدار خون پر ہوتا ہے، لہذا اگر خون صاف اور فاسد مادوں سے مبرا ہو گا تو انسان صحت مند ہو گا لیکن اگر خون میں فاسد مادوں کی آمیزش ہو جائے تو انسان مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ذیل میں حجامہ کی چند تعریفات ذکر کی جاتی ہیں:

انگلش کی معروف انگریزی لغت webster-Merriam میں حجامہ کی یوں تعریف کی گئی ہے:

> “An operation of drawing blood to the surface of the body by use of a glass vessel evacuated by heat.”[4]

> "یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں شیشے کی خالی بوتل (کو جسم کی سطح سے جوڑ کر اس) میں حرارت کے ذریعہ خلا پیدا کیا جاتا ہے۔اس (شیشے کی بوتل) کو استعمال کر کے جسم کی سطح سے خون نکالا جاتا ہے"

ڈاکٹر شہباز حسین اعوان کے نزدیک

آپ حجامہ کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

> "حجامہ کے ذریعے ان بیماریوں کا باعث بننے والے فاسد مادوں اور گندے خون کو انسانی جسم کے مختلف مقامات سے ایک خاص طریقہ سے کپ یا سینگی لگا کر نکال لیا جاتا ہے جس سے بغیر کسی تکلیف کے انسانی جسم سے فاسد اور زہریلے مادے اور گندا خون نکل جاتا ہے۔یہ عمل چونکہ فوری طور پر ہوتا ہے اس سے اس کا اثر بھی فوری طور پر ظاہر ہوتا ہے اور مریض کو فوراً افاقہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔اس طریقۂ علاج کو سینگی لگوانا یا حجامہ کہتے ہیں۔"[5]

انسانی جسم کی بقاء کا انحصار خون پر ہوتا ہے۔اگر خون صحیح اور تندرست ہے تو انسان بھی صحت مند اور توانا ہے۔اگر خون خراب ہو تو جسم مختلف امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔فاسد خون کے نکلنے کے ساتھ بیماریاں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

مولانا عزیر احمد مفتاحی قاسمی کے نزدیک

آپ حجامہ کی یوں وضاحت کرتے ہیں۔

مخصوص پیالے کو بدن پر الٹے لگا کر خون کھینچ کر نکالنے کا عمل ہے۔یہ کئی بیماریوں کے لیے کارگر ہے۔مخصوص آلے سے انسانی جسم کے مخصوص مقامات سے فاسد خون نکالنے کو حجامہ کہتے ہیں۔

پہلے زمانے میں حجامہ کا مطلب ہوتا تھا کہ بدن کے مخصوص حصے پر سینگی لگا کے، منہ سے فاسد خون چوس کر تھوکنا۔اب موجودہ زمانے میں منہ سے چوسنے کی بجائے ویکیوم (Vaccum) کے ذریعے یہ عمل پورا کرتے ہیں۔کپ نما ڈھکن جسم کے مخصوص حصے پر رکھ کر اس کو ویکیوم کرتے ہیں، جس سے بدن کھینچ کھینچاتے ہوئے ابھرنے لگتا ہے اور اس میں فاسد خون بھی جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے؛ پھر "سوئی نما" آلے کے ذریعے سوراخ کر کے پھر سے وہ ویکیوم کرتے ہیں، جس سے جما ہوا فاسد خون منٹوں میں خارج ہو جاتا ہے۔[6]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

جسمانی امراض اور حجامہ

جسمانی امراض میں جنون ایک دماغی مرض ہے۔اس دماغی مرض سے چھٹکارے کے لیے علامہ ابن حجرؒ نے نبی کریم ﷺ کے معروف طریقۂ علاج "حجامہ" کی سفارش کی ہے۔ بخاری شریف کی معروف شرح "فتح الباری" میں آنکھوں کا درد، داڑھ کا درد، بواسیر ، گنٹھیا، جذام اور برص(Leucoderma) کے علاج میں حجامہ کو نہایت مفید خیال کیا ہے۔

علامہ قسطلانیؒ نے جلدی امراض، کوڑھ اور برص میں نہ صرف حجامہ کے استعمال کی سفارش کی ہے بلکہ غنودگی میں بھی اس کو مؤثر قرار دیا ہے۔امراضِ اعصاب میں علامہ عینیؒ اور ابن حجر عسقلانیؒ کا مؤقف ایک ہی ہے۔دونوں حجامہ کو سر کے دائمی درد میں اس طریقہ علاج کی سفارش کرتے ہیں۔

عمدۃ القاری میں علامہ عینیؒ نے تلی کے بڑھنے میں حجامہ کے طریقۂ علاج کو نہ صرف مؤثر سمجھا ہے بلکہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کی وسعت کو سمجھتے ہوئے تلی کی صحت یابی کے لیے اس طریقۂ علاج کی افادیت کو تسلیم کیا ہے۔حجامہ دراصل فاسد خون کو خارج کرنے کا ایک طریقۂ علاج ہے۔اس طریقۂ علاج کا دائرہ یہ ہے کہ گندہ خون جو مرض کے بڑھنے کا باعث بنا ہوا تھا جسم سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ نیا اور تازہ خون حملہ آور جراثیم کے اثرات کو کم کر کے مرض میں تخفیف کا باعث بنتا ہے۔یہ طریقہ علاج اگرچہ صدیوں پرانا ہے لیکن اس کی افادیت سے دورِ جدید میں بھی انکار ممکن نہیں۔

سائنس کے ترقی یافتہ دور میں بھی حجامہ کیوں مؤثر ہے؟اس کا جواب ہمیں سائنس کے جدید طریقۂ علاج جراحت سے ملتا ہے۔ جراحت میں کیا ہوتا ہے۔اس کو سمجھنا لازم ہے۔دراصل جراحت میں گردے اور مثانے سے پتھری نکالنا، ٹوٹی ہوئی ہڈیوں(Fractured bones]کو جراحت کے ذریعے جوڑنا، پتے کو نکالنا، دل کا آپریشن کرنا، کینسر کی گلٹیوں کو نکالنا(Removing tumors) جسم کے اضافی حصے کو کاٹ دینا اور جسم کے اعضاء کی پیوند کاری کرنا وغیرہ۔

اگر حجامہ اور جراحت کا موازنہ کیا جائے اور ان دونوں طریقۂ ہائے علاج میں فرق کیا جائے تو درج ذیل چیزیں سامنے آئیں گی:

1۔جراحت میں اضافی جسم کو کاٹا جاتا ہے جب کہ حجامہ میں فاسد خون کا اخراج ہے۔

2۔حجامہ کے ذریعے بہت سے نقصان دہ جراثیم جسم سے نکل جاتے ہیں۔

3۔حجامہ سے گاڑھا اور گندہ خون نکل جانے سے تازہ خون بنتا ہے۔

4۔حجامہ سے خون کی گردش (Blood Circulation)نئے انداز سے ہوتی ہے جو کہ صحت کی بحالی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

مذکورہ بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ جراحت اور حجامہ ایک ہی طرح کے طریقۂ علاج ہیں البتہ جراحت جدید میڈیکل اوزاروں سے جدید تربیت کے تحت کی جاتی ہے جب کہ حجامہ ایک پرانا طریقۂ علاج ہے جو جراحت سے ملتا ہے۔اگر حجامہ میں بھی جدید میڈیکل اوزاروں کا استعمال کیا جائے تو بہت سے نقصانات سے بچ کر کئی امراض سے شفایابی پائی جا سکتی ہے

حجامہ کی مختصر تاریخ

حجامہ کے ذریعے قدیم دور سے علاج کی مشق کی جاتی رہی ہے البتہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ اس کو پہلی مرتبہ کس نے شروع کی اور اس کا ابتدائی معاملہ کس طرح وجود میں آیا۔ حجامہ کا زمانہ پانچ ہزار سال سے لمبا اور دراز ہے ۔اہلِ مشرق اور اہلِ مغرب اس کے ذریعے علاج و معالجہ کرتے رہے ہیں اور یہ نسل در نسل منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے اور گزشتہ اقوام کی تہذیبوں میں اس کو علاج کے اہم وسائل میں معتبر سمجھا جاتا تھا۔جیسے چینی ،مصری،ہندو،یونانی ،رومی ،بابلی اور قبل از اسلام عرب اقوام میں پتھروں پر کھدرے ہوئے نشانات اور

تصویریں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ گذشتہ اقوام بہت سے امراض کے علاج معالجے میں معدنیاتی گلاسوں اور پیالوں کے سینگوں اور بانسوں کے درختوں کو حجامہ کے طریقہ علاج میں استعمال کرتی تھیں۔چنانچہ وہ اس مقصد کے لیے جلد پر رکھنے کے بعد چوسنے کےذریعے اسے ہوا سے خالی کرتے تھے پھر وہ شیشے کے گلاس اور پیالے استعمال کرنے لگے وہ اس طرح کہ وہ گلاس یا پیالے کے اندرونی یا اون کے کپڑوں کے ٹکڑے جلا کر ان کو ہوا سے خالی کرتے(اور جب وہاں خون رس رس کر اکٹھا ہو جاتا تو اس پر نشتر سے ٹک لگا کر خون نکال دیتے) چنانچہ احمد رزق شرف مصری اپنی کتاب میں حجامہ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھتاہے:

"اقوام اور قبائل میں ہزاروں سال پہلے علاج بالحجامہ معروف تھا اور وہ اس کے ذریعے بہت سی بیماریوں کا علاج کیا کرتے تھے۔مصریوں کے معابد(عبادت خانوں) میں حجامہ کے مختلف نقوش اور اسالیب پائے گئے ہیں اور قدیم دور سے ہی بلکہ اب تک بعض قبائل حجامہ کے علوم حاصل کرنے میں حیوانات کے سینگ استعمال کرتے ۔چنانچہ وہ سینگ آخری حصے) کنارے (میں سوراخ کر کے اسے گوندھے ہوئے آٹے سے بند کرتے ہیں اور اس سینگ کے اندر سے ہوا کھینچتے ہیں اور وہ سینگوں کے ذریعے علاج کرنے کو (Home Theropy) کا نام دیتے ہیں۔"[7]

1۔مصریوں کے نزدیک حجامہ

علاج معالجہ میں سب سے پہلے جنھوں نے حجامہ کو استعمال کیا ،وہ مصری تھے اور یہ نظریہ واضح طورپر) توت عنخ آمون (کے مقبرہ کے نقوش سے ظاہر ہوا ہے اوراس طرح) کوم آ مبو (کے معبد) عبادت گاہ (سے جو اس دور میں بڑے شفاخانے کی مثال تھا جیسا کہ مصریوں کے نزدیک اس طرح مصری فرعونوں) بادشاہوں (کی سرنگوں میں معدنیاتی گلاس اور بانسوں کے درختوں سے بنائے گئے آلات بھی پائے گئے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ حیوانات کے سینگ بھی پائے گئے ہیں جن کی نوکوں میں سوراخ کھودے ہوئے ہیں جن سے منہ کے ذریعے ان کے اندر سے خون چوسا جا سکتااور مصریوں کے بارےمیں یہ بھی لکھاگیا ہے کہ وہ پہلے پہل شیشے کے گلاس استعمال کرتے تھے جن کے اندر روئی کے ٹکڑے جلا کر ہوا نکالی جاتی تھے اور اس بات کا اعتقاد ہے کہ حجامہ مصریوں سے منتقل ہو کر جزیرہ کریٹ کے منونین باشندوں کی طرف چلاگیا اور اس طرح سومریین کی طرف بھی جنھوں نے اپنے حماموں اور عبادات گاہوں کی رسومات کے مطابق اپنی طرف کھینچ لیا۔

2۔رومیوں اور یونانیوں کے ہاں علاج بالحجامہ

علاج بالحجامہ کے عمل کے لیے رومی اور یونانی بھی شیشے کے گلاس استعمال کرتے تھے اور ہوا خارج کرنے کے لیے ان کے اندر کپڑے کا ٹکڑا جلاتے تھے اور اب تک عوام اس طریقے کو استعمال کرتے چلے آ رہے ہیں اور ان میں بعض حجامہ کےلیے خاص اوزار بناتے ہیں جو اس حوض کے ساتھ متصل ہوتے ہیں جن میں پانی ہوتا ہے اور شیشے کی ٹوٹیاں ہوتی ہیں اور وہ گلاس کے اندر سے ہوا نکالنے کےلیے پانی گرم کرتے ہیں تاکہ پانی کے بخارات ہوا کو گلاس سے خارج کر دیں۔

3۔چین میں علاج بالحجامہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

1973 ء میں شاہی خاندان کے مقبرہ میں ریشم سے بنائی ہوئی طبّی کتاب کا انکشاف ہواہے۔ اس میں بیان ہوا ہے کہ پھیپھڑوں سے میل کچیل کے مرض سے شفا یابی کے لیے حجامہ کے ذریعے علاج کو تجویز کیا جاتا تھا اور اس طرح" زرد شہنشاہ"کی کتاب جو اندرونی بیماریوں کے متعلق ہے۔ اس کتاب کی عمر چار ہزار سال ہے۔اس میں علاج بالحجامہ کےذریعے پھوڑوں اور جلد کے زخموں کے آپریشن کی تفصیل ہے اور اس طریقہ علاج کا نام حیوان کے سینگ کے ذریعے کرنے کی وجہ سے سینگی ہو گیا اور علاج بالحجامہ کی ترقی اور توسیع طب"روھوفانج"کے ہاتھ سے ہوئی۔کیونکہ اس نے علاج گلاسوں کی اقسام پر کتاب لکھی اور اس کتاب میں توسیع اور اضافہ طبیب"زہاوسیمن" نے حکمران کوینگ کے خاندان کے دور میں کیا وہ اس طرح کہ اس نے اس کتاب میں علاج بالحجامہ کے طریقوں کو تفصیل سے بیان کیا اور اس کی ان جگہوں کو بھی جوڑوں کے درد اور اس سے سردی کی وجہ سے پھوٹنے والے امراض سے مرتبط کیا اور وہ پہلا شخص تھاکہ جس نے آتشی شیشے کے گلاس استعمال کیے۔

4۔ہندوستان میں علاج بالحجامہ

برصغیر ہندوستان میں طویل دور سے علاج بالحجامہ معروف ہے چنانچہ قدیم سنسکرت زبان میں لکھی گئی کتاب") آیوروید" میں علاج بالحجامہ کے مختلف طریقوں کی تفصیل بیان ہوئی ہے اور ہندی طب کی تاریخ میں یہ قدیم ترین کتابوں کا مرجع قرار دیا گیا ہے اور طبیب شاستر 100سال قبل از مسیح ہندوستان کا واحد بڑا طبیب شمار کیا گیا ہے اور اسی کی طرف ہی خوبصورتی کی پلاسٹک سرجری منسوب کی جاتی ہے اور شاستر نے خونی امراض کے لیے علاج بالحجامہ کو اہم ترین علاجوں میں معتبر سمجھا ہے۔[8]

حکیم لیاقت علی حجامہ کی تاریخ کچھ یوں ذکر کرتے ہیں۔یہ طریقہ علاج ہزاروں سالوں سے دنیا کے مختلف ممالک میں رائج ہےاوران ممالک میں چین، سعودی عرب ،دبئی، کویت،امریکہ، کینیڈا، جرمنی، فرانس اور جنوبی کوریا کے لوگ حجامہ سے استفادہ کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں برٹش کپنگ سوسائٹی اور انٹرنیشنل کپنگ تھراپی سوسائٹی قائم ہے۔ چین میں تو اس طریقۂ علاج کو جدید شکل دے کر اس طریقۂ علاج کی ملک گیر ڈسپنسریاں قائم کام کر رہی ہیں اور اس طریقۂ علاج کو قومی علاج کا درجہ دیا گیا ہے اور اس طریقۂ علاج پر مزید ریسرچ سنٹر پورے چین میں قائم کر دیے گئے ہیں جن میں مریضوں کا علاج کیا جارہا ہے۔ یہ طریقۂ علاج عرب ملکوں کے علاوہ جنوب مشرقی ایشیاء کے ملکوں میں بھی رائج ہے۔اسی طرح امریکہ اور یورپ کی یونیورسٹیوں میں ان طلباء کو جو آلٹرنیٹو میڈیسن (Alternative Medicine)پڑھ رہے ہیں،ان کو باقاعدہ حجامہ کی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔[9]

حجامہ کی مختصر تاریخ کے بعد حجامہ کی اہمیت وافادیت کواحادیث مبارکہ اور عصری طبّی ماہرین کی روشنی میں پیش کی جاتی ہے:

حجامہ کی اہمیت وافادیت

حجامہ کی اہمیت وافادیت کا اندازہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے ان چند ارشادات سے لگایا جاسکتا ہے :

حجامہ میں شفاء

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ عَنْہُمَانبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"الشِّفَاءُ فِي ثَلاَثَةٍ:فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَأَنَا أَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الكَيِّ"[10]

"شفاء تین چیزوں میں ہے: پچھنا لگوانے میں، شہد کے استعمال میں اور آگ سے داغنے میں مگر میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں"

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

حجامہ کروانے میں خیر و بھلائی

حضرت جابر بن عبداللہ □ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا:

"إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ: يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ"[11]

"اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی دواء میں خیر موجود ہے تو وہ پچھنا لگوانے، شہد پینے اور آگ سے داغنے میں ہے اگر وہ مرض کے مطابق ہو اور میں آگ سے داغنے کو پسند نہیں کرتا ہوں۔"

حالت احرام میں سینگی لگوانا

حضرت ابن نجینہ □ سے مروی ہے:

"احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ-"[12]

نبی کریم ﷺ نے حالت احرام میں مقام "لحہ جمل" پر اپنے سر مبارک میں پچھنا لگوایا۔

حجامہ کے متعلق فرشتوں کی تاکید

حضرت عبداللہ بن مسعود □ بیان کرتے ہیں:

"حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلاَّ أَمَرُوهُ أَنْ مُرْ أُمَّتَكَ بِالحِجَامَةِ"[13]

نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات کا حال بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ملائکہ کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے تو انہوں نے آپ کو یہ حکم ضرور پہنچایا کہ اپنی امت کو حجامہ کروانے کا حکم دیں۔

عمدہ علاج

حضرت جابر □ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الحِجَامَةُ، وَالقُسْطُ البَحْرِيُّ"[14]

سب سے بہترین دوا جس سے تم علاج کرتے ہو، وہ حجامہ لگوانا اور قسط بحری (سمندری جڑی بوٹی) سے علاج کرنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ □ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ

"إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ خَيْرٌ، فَالْحِجَامَةُ"[15]

تم جن چیزوں سے علاج کرتے ہو، اگر ان میں سے کسی چیز میں بھلائی ہے تو حجامہ لگوانا ہے۔

سنت نبوی ﷺ

حضرت ابو کبشہ انماری □ فرماتے ہیں:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ، وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَيَقُولُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْهُ هَذِهِ الدِّمَاءَ، فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ، لِشَيْءٍ"[16]

نبی کریم ﷺ اپنے سر مبارک پر اور دونوں کندھوں کے درمیان حجامہ لگوایا کرتے اور فرماتے: جس شخص نے (حجامہ کے ذریعے) اپنا گندہ خون نکلوا دیا تو اب اسے اس بات سے کوئی خدشہ نہیں کہ وہ کسی بیماری کا علاج نہ کروائے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

افضل ترین طریقہ علاج

حضرت عبدالرحمن بن ابی نعیم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ کے پاس آیا تو وہ حجامہ لگوا رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمانے لگے:

فَقَالَ لِي: يَا أَبَا الْحَكَمِ، احْتَجِمْ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا احْتَجَمْتُ قَطُّ. أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْحَجْمَ أَفْضَلُ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ۔[17]

اے ابوالحکم! تم بھی حجامہ لگوالو۔ میں نے کہا کہ میں نے تو کبھی بھی حجامہ نہیں لگوایا۔ اس پر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کے طریقہ علاج اختیار کرنے سے حجامہ بہترین طریقۂ علاج ہے۔

ہر مرض کا علاج

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ كَانَ لَهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاء"[18]

جو شخص چاند کی سترہ تاریخ کو حجامہ لگوائے گا تو یہ حجامہ لگوانا اس کے لیے شفاء ہے۔

علماء اور طبی ماہرین کی آراء

علماء اور اطباء نے حجامہ کی افادیت واضح کی ہے۔ ذیل میں چند ایک کی آراء پیش کی جاتی ہیں۔

حافظ ابن قیم کا موقف

حجامہ کے عمل سے سحر و آسیب کا علاج کرانا سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے۔ نبی کریم ﷺ جب معراج پر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کو علاج بذریعہ حجامہ اختیار کرنے کی دعوت دی گئی۔ اس لیے حجامہ جہاں جسمانی امراض کے لیے مفید ہے تو وہاں روحانی اور نفسیاتی عوارض کے لیے بھی مفید ہے۔ حافظ ابن قیمؒ اپنی معروف کتاب "الطب النبوی" (جزء من کتاب زاد المعاد) میں حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلی کی روایت یوں نقل کرتے ہیں:

"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلَى رَأْسِهِ بِقَرْنٍ حِينَ طُبَّ۔"[19]

"جب نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے سر مبارک پر حجامہ لگوایا۔"

آپؒ بعض لوگوں کے اعتراض کا جواب دیتے ہیں، جن کا موقف ہے کہ حجامہ کے ذریعہ جادو کا علاج ممکن نہیں۔

"وَقَدْ أَشْكَلَ هَذَا عَلَى مَنْ قَلَّ عِلْمُهُ، وَقَالَ:مَا لِلْحِجَامَةِ وَالسِّحْرِ، وَمَا الرَّابِطَةُ بَيْنَ هَذَا الدَّاءِ وَهَذَا الدَّوَاءِ وَلَوْ وَجَدَ هَذَا الْقَائِلُ أبقراط أَوِ ابنَ سِينَا أَوْ غَيْرَهُمَا قَدْ نَصَّ عَلَى هَذَا الْعِلَاجِ، لَتَلَقَّاهُ بِالْقَبُولِ وَالتَّسْلِيمِ وَقَالَ: قَدْ نَصَّ عَلَيْهِ مَنْ لَا يُشَكُّ فِي مَعْرِفَتِهِ وَفَضْلِهِ"[20]

"یعنی بعض کم علم لوگوں نے اس حدیث پر اشکال کیا ہے کہ کہاں حجامت اور کہاں جادو؟ اور کیا تعلق ہے اس بیماری اور اس دوا کے درمیان؟ اگر اعتراض کرنے والے بقراط، ابن سیناء یا ان جیسے حکماء کو حجامہ سے جادو کا علاج کرنے کو کہتے ہوئے سنتے تو وہ ضرور اس کو مان جاتے۔ (ابن قیمؒ فرماتے ہیں) حالانکہ حجامہ کے ذریعہ جادو کا علاج ایسی ذات نے کیا ہے، جس کی پہچان اور فضیلت کے بارے میں ذرا بھی شک نہیں کیا جا سکتا۔"

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

لہذا حجامہ کے ذریعہ جادو کے علاج میں اعتراض بے جا ہے۔

مولانا غلام رسول رضوی ؒ کا مؤقف

مولانا رضوی صاحب ؒ حجامہ کے متعلق اپنی رائے یوں قلمبند کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے صرف تین چیزوں (حجامہ لگوانے، شہد پینے اور آگ سے داغنے) میں ہی شفاء قرار نہیں دی بلکہ ان کے علاوہ اور بہت سی اشیاء کو شافی بتلایا۔ آپ نے تین چیزوں کو بطور خاص علاج قرار دیا ہے کیونکہ بیماری دموی، صفراوی، سوداوی یا بلغمی ہوتی ہے۔ دموی کا علاج خون نکالنا ہے اور یہ پچھنے لگوانے سے ہوتا ہے کیونکہ عربوں میں خون نکالنے کا یہی طریقہ تھا۔ اگرچہ فصد سے بھی نکالا جاتا ہے لیکن وہ پچھنے لگوانے میں داخل ہے۔ بہر حال جس طریقہ سے بھی خون نکالا جائے وہ "شرطة محجم" میں داخل ہے۔ آپریشن بھی اس میں داخل ہے اگرچہ یہ طریقہ مختلف ہے۔ باقی بیماریوں کا علاج اسہال کے ساتھ ہے۔ اس کے لیے مناسب شہد کو ذکر کیا گیا ہے۔ جن فضلات کا اخراج مشکل ہو، ان کے لیے "داغنا" ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ جب داغنے میں شفاء ہے تو اس سے منع کیوں کیا گیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ داغنا طبعاً بیماری دور کرتا ہے اس لیے اس سے منع فرمایا اور اگر یہ اعتقاد ہو کہ شافی صرف اللہ تعالیٰ ہے تو اسے معین طریقہ سے استعمال کرنے میں ضرور شفاء ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ کو داغا اور صحابہ کرام بھی داغتے تھے۔[21]

عصر حاضر کے اطباء کی آراء

عصر حاضر کے چند ماہرین طب بھی حجامہ کی افادیت کے قائل ہیں۔ وہ اسے بے ضرر اور متعدد بیماریوں کے علاج کا مظہر قرار دیتے ہیں۔ ذیل میں چند اطباء کے مؤقفات پیش کیے جاتے ہیں۔

حکیم زاہد اشرف کا مؤقف (تمغۂ امتیاز، چیف ایگزیکٹو اشرف لیبارٹریز، فیصل آباد)

"حجامہ کی شفائی تاثیرات آج مشرق و مغرب میں ہر جگہ مسلمہ ہیں۔ نہ صرف مسلم ممالک میں اس کا رجحان فروغ پزیر ہے بلکہ یورپ کے بیشتر ممالک میں بھی حجامہ سینٹرز قائم ہو چکے ہیں۔ حجامہ کی یہ بین الاقوامی اہمیت بلاشبہ خوش آئند بھی ہے اور پیچیدہ و لا علاج امراض میں مبتلا مریضوں کے لیے نوید جاں بھی۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اس طریق علاج کی فلاسفی کو سمجھا جائے اور حجامہ کرنے والے کی اہلیت کے تعین کے ساتھ اس عمل کو انجام دینے کے لیے ٹھوس راہ نمائی فراہم کی جائے"۔[22]

حکیم حامد اشرف کا مؤقف (سینیئر ایگزیکٹو اشرف لیبارٹریز، فیصل آباد)

"ہمارے ذاتی تجربات میں کینسر، بے اولادی، جلدی امراض، ذہنی و نفسیاتی امراض، نسوانی امراض حتی کہ جادو اور آسیب زدہ کا شافی علاج اسی مسنون طریقہ سے ممکن ہوا"۔[23]

حکیم محمد اسلم سلیمی کا مؤقف (صدر نیشنل کونسل فار طب، وفاقی وزارت صحت، حکومت پاکستان)

"حجامہ سے بلڈ پریشر، ٹینشن، جوڑوں کا درد، پٹھوں کا درد، کمر کا درد، ہڈیوں کا درد، سر کا درد (درد شقیقہ) مائیگرین، یرقان، قبض، بواسیر، فالج، موٹاپا، کولیسٹرول، مرگی، الرجی، عرق النساء وغیرہ اور اس کے علاوہ 70 سے زائد روحانی اور جسمانی دونوں بیماریوں کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ یہ خون کو صاف اور حرام مغز کو فعال کرتا ہے، شریانوں پر اچھا اثر ڈالتا ہے، پٹھوں کی سختی کو ختم کرتا ہے۔ دمہ، پھیپھڑوں اور امراض قلب کے لیے مفید ہے۔ آنکھوں کی بیماریوں کو بھی ختم کرتا ہے، رحم کی بیماری ماہواری کے بند ہو جانے کی تکالیف اور ترتیب سے آنے کے لیے مفید ہے۔ گنٹھیا، عرق النساء اور نقرس کے درد کو ختم کرتا ہے۔ فشارِ خون میں آرام دیتا ہے۔ زہر خورانی میں مفید ہے۔ الرجی اور جسم کے کسی حصے میں درد کو ختم کرتا ہے۔ یہ ایک مفید طریقہ علاج ہے مگر شرط یہ ہے کہ اسے کسی ماہر معالج یا معتبر ادارے سے کرایا جائے"۔[24]

حکیم منصور العزیز کا مؤقف (سیکرٹری جنرل پاکستان طبّی کونسل)

حجامہ کئی صدیوں پرانا طریقہ علاج ہے جو آنے والی صدیوں میں بھی جاری و ساری رہے گا۔ طرز علاج کوئی بھی ہو مقصد صحت کی طبعی حالت پر واپسی ہوتا ہے مگر حجامہ کا مقصد تو اس سے بھی بڑا ہے کہ حالتِ صحت کو نہ صرف قائم رکھنا بلکہ اسے مزید عمدہ صحت کی طرف لے کر جانا ہے۔ یہ ایک ایسا منفرد طرز علاج ہے جو باقی طریقہ علاج میں نہیں ملتا۔ گزشتہ پچاس سالوں سے اطبائے مغرب نے اس کا اطلاق بڑے شد و مد سے کیا ہے تو امت مسلمہ کے حکماء نے بھی اس نبوی طریقہ علاج کی طرف توجہ دی۔اب بلا تفریق مسلم و غیر مسلم ممالک میں حجامہ کو مختلف بیماریوں اور دکھوں کے لیے مفید قرار دیا جا رہا ہے۔[25]

ڈاکٹر امجد احسن علی اور ڈاکٹر محمد ظفر (بیسٹ حجامہ سنٹر، اسلام آباد) اپنا ذاتی تجربہ ذکر کرتے ہیں کہ ہمارے پاس مختلف بیماریوں میں مبتلا مریض آئے تو ان کا علاج حجامہ کے ذریعے کیا گیا۔ ان میں سے بیشتر مکمل طور پر صحت یاب ہو گئے، کچھ جزوی طور پر اور بعض لوگوں کو فائدہ نہیں بھی ہوا۔ کیونکہ شفاء اور صحت یابی من جانب اللہ ہے۔ڈاکٹر صاحب درج ذیل بیماریوں ذکر کرتے ہیں جن کے علاج میں حجامہ زیادہ مؤثر ثابت ہوا۔[26]

ایڑی کا درد Heel Pain، ٹانگوں اور گھٹنے کا درد Leg and Knee Pain، رانوں کا درد Thigh Pain پیڑھو کا درد، Pelvic Pain، کمر کے پٹھوں کا درد Back Pain /Muscular، کندھے اور گردن کا درد Neck and Shoulder، تھکاوٹ Fatigue، ہاتھ اور پاؤں میں جلن Burning Hands and Feet Syndromes، جوڑوں کے عمومی امراض Connective Tissue and Immune Disorders of the Joints System in General، ٹانگوں کا اکڑ جانا، Leg Cramps، عرق النساء Sciatica، بھوک کا نہ لگنا Loss of Apetite، عقل کی کمی Decreased Intelligence، دماغی کمزوری Mental Retardation، نیند کی کمی AInsomniaDe سر کا درد Headache, شقیقہ/آدھے سر کا درد Migraine، رگوں کا پھول جانا Varicose Veins، ہائی بلڈ پریشر Hypertension Crisis، سایہ، آسیب Magic وغیرہ

حجامہ کے طبّی فوائد

حجامہ کے حسب ذیل فوائد ذکر کیے جاتے ہیں

1۔ حجامہ اعصاب کے تناؤ کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

2۔ امراضِ قلب میں حجامہ ایک خاص تاثیر کا حامل ہے۔ خصوصاً دل کے درد کو اعتدال پر لاتا ہے۔

3۔ پھیپھڑوں کو تقویت بخش کر دمہ اور اس جیسی دیگر امراض کو کم کرنے کا باعث بنتا ہے۔

4۔ وریدی اور شریانی نظام میں روانی پیدا کر کے خون کو صاف کرتا ہے۔

5۔ جسم کے پھوڑے پھنسی، درد اور سوزش کے اثرات کو ختم کر کے راحت پہنچاتا ہے۔

6۔ درد سر خصوصاً درد شقیقہ پر قابو پاتا ہے۔

7۔ امراضِ چشم میں حجامہ کے اثرات دیرپا ہوتے ہیں۔

8۔ خارش، کیل مہاسے اور دیگر جلدی امراض کو حجامہ کے اثرات سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

9۔ دماغ پر ہونے والے نیند اور غشی کے اثرات کو کم کر دیتا ہے۔

10۔دردِ مفاصل اور جوڑوں کے درد میں حجامہ تسکین بخش اثرات رکھتا ہے۔

11۔بلند فشارِ خون اور سست روفشارِ خون کو متوازن کرتا ہے۔

12۔رحم کے امراض میں حجامہ ایک بہت پر سکون علاج کی حیثیت سے مسلم ہے۔

13۔ماہواری کی کمی یا زیادتی کو اعتدال پر لانے میں حجامہ اکسیر ہے۔

14۔عرق النساء جسے انگریزی میں Sciatica کہا جاتا ہے،اس درد کی تخفیف میں حجامہ جادوئی اثر ہے۔

15۔حجامہ زہر خوردنی کے مابعد اثرات یعنی زہر کو خارج کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

16۔دردِ گردہ اور ورم گردہ میں حجامہ جادوئی تاثیر رکھتا ہے۔

حجامہ کے بارے میں شارحین صحیح بخاری کی آراء کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

کتب ستہ میں حجامہ کے متعلق احادیث کی تفصیل کچھ یوں ہے:

صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداود، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی میں تقریباًایک سو سولہ احادیث مبارکہ مذکور ہیں اسی طرح حجامہ صحیح بخاری کے عنوانات میں سے ایک اہم عنوان ہے۔امام بخاریؒ نے "کتاب الطب" میں حجامہ کے متعلق یہ ابواب "باب أی ساعة يحتجم و احتجم ابو موسى ليلا ،باب الحجم فی السفر والاحرام،باب الحجامه من الداء،باب الحجامة على الرأس،باب الحجم من الشقيقة والصداع" قائم کیے ہیں اوران کے تحت بارہ احادیث مبارکہ لائے ہیں۔جس سے حجامہ کی اہمیت ومشروعیت واضح ہوتی ہے۔

حجامہ پر متقدمین اور متاخرین شارحین صحیح بخاری نے قلم اٹھایا ہے اور اس کی اہمیت وافادیت کے ساتھ ساتھ اس کے اصول وضوابط،طریقہ کار اور اس کے فوائد و ثمرات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ذیل میں شارحین صحیح بخاری کے مؤقف کو پیش کیا جاتا ہے:

حافظ ابن حجرؒ کا مؤقف

امام بخاریؒ نے "ترجمۃالباب" "أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ(کس وقت سینگی لگوانا چاہیے؟) کے بعد حضرت ابو موسیٰ اشعری کی تعلیق ذکر کی کہ صحابی رسول نے رات کے وقت حجامہ کروایااور نبی کریم ﷺ نے روزے کی حالت میں۔اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دن اور رات کے کسی بھی وقت حجامہ کروا سکتے ہیں اور اس کے لیے کوئی بھی وقت متعین نہیں ہے۔[27]

امام بخاریؒ "باب الحجامة على الرأس"(سر پر سینگی لگوانے کا بیان) کے تحت دو احادیث مبارکہ ذکر کرتے ہیں۔پہلی حدیث مبارکہ میں عبداللہ بن بحینہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مکہ کے راستے میں "لحی جمل" کے مقام پر احرام کی حالت میں اپنے سر مبارک کے وسط میں حجامہ کروایا۔جب کہ دوسری حدیث مبارکہ حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی تھی۔ان احادیث مبارکہ کی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانی،حضرت ابن عباسؓ کی یہ مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں:

"الحجامة في الرأس تنفع من سبع من الجنون والجذام والبرص والنعاس والصداع ووجع الضرس والعين"۔[28]

"سر کی سینگی سات(بیماریوں) میں فائدہ مند ہوتی ہے۔جنون،جذام،برص،اونگھنا،داڑھ کا درد،سر کا درد اور آنکھوں کے درد میں"

حجامہ کن امراض میں مفید ہے اور انسانی جسم کے کس کس حصے پر حجامہ لگوانے سے کون کون سے امراض سے نجات حاصل ہوتی ہے؟حافظ ابن حجرؒ مختلف اطباء کے

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

حوالے سے اپنی تحقیق کا نچوڑیوں پیش کرتے ہیں:

"إِنَّ الْحِجَامَةَ فِي وَسَطِ الرَّأْسِ نَافِعَةٌ جِدًّا وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّهُ ﷺ فَعَلَهَا--- قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالطِّبِّ فَصْدُ الْبَاسِلِيقِ يَنْفَعُ حَرَارَةَ الْكَبِدِ وَالطُّحَالِ وَالرِّئَةِ وَمِنَ الشَّوْصَةِ وَذَاتِ الْجَنْبِ وَسَائِرِ الْأَمْرَاضِ الدَّمَوِيَّةِ الْعَارِضَةِ مِنْ أَسْفَلِ الرُّكْبَةِ إِلَى الْوَرِكِ وَفَصْدُ الْأَكْحَلِ يَنْفَعُ الِامْتِلَاءَ الْعَارِضَ فِي جَمِيعِ الْبَدَنِ إِذَا كَانَ دَمَوِيًّا وَلَا سِيَّمَا إِنْ كَانَ فَسَدَ وَفَصْدُ الْقِيفَالِ يَنْفَعُ مِنْ عِلَلِ الرَّأْسِ وَالرَّقَبَةِ إِذَا كَثُرَ الدَّمُ أَوْ فَسَدَ وَفَصْدُ الْوَدَجَيْنِ لِوَجَعِ الطُّحَالِ وَالرَّبْوِ وَوَجَعِ الْجَنْبَيْنِ وَالْحِجَامَةُ عَلَى الْكَاهِلِ تَنْفَعُ مِنْ وَجَعِ الْمَنْكِبِ وَالْحَلْقِ وَتَنُوبُ عَنْ فَصْدِ الْبَاسِلِيقِ وَالْحِجَامَةُ عَلَى الْأَخْدَعَيْنِ تَنْفَعُ مِنْ أَمْرَاضِ الرَّأْسِ وَالْوَجْهِ كَالْأُذُنَيْنِ وَالْعَيْنَيْنِ وَالْأَسْنَانِ وَالْأَنْفِ وَالْحَلْقِ وَتَنُوبُ عَنْ فَصْدِ الْقِيفَالِ وَالْحِجَامَةُ تَحْتَ الذَّقَنِ تَنْفَعُ مِنْ وَجَعِ الْأَسْنَانِ وَالْوَجْهِ وَالْحُلْقُومِ وَتُنَقِّي الرَّأْسَ وَالْحِجَامَةُ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ تَنُوبُ عَنْ فَصْدِ الصَّافِنِ وَهُوَ عِرْقٌ عِنْدَ الْكَعْبِ وَتَنْفَعُ مِنْ قُرُوحِ الْفَخِذَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ وَانْقِطَاعِ الطَّمْثِ وَالْحَكَّةِ الْعَارِضَةِ فِي الْأُنْثَيَيْنِ وَالْحِجَامَةُ عَلَى أَسْفَلِ الصَّدْرِ نَافِعَةٌ مِنْ دَمَامِيلِ الْفَخِذِ وَجَرَبِهِ وَبُثُورِهِ وَمِنَ النِّقْرِسِ وَالْبَوَاسِيرِ وَدَاءِ الْفِيلِ وَحَكَّةِ الظَّهْرِ وَمَحِلُّ ذَلِكَ كُلِّهِ إِذَا كَانَ عَن دم هائج وصادف وَقْتُ الِاحْتِيَاجِ إِلَيْهِ وَالْحِجَامَةُ عَلَى الْمَقْعَدَةِ تَنْفَعُ الْأَمْعَاءَ وَفَسَادَ الْحَيْضِ"[29]

"سر کے درمیان پچھنے لگوانا بہت فائدہ مند ہے اور نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے پچھنے لگوائے اور علاج بالحجامہ (پچھنے لگا کر علاج کرنے والے) حاذق اطباء نے کہا ہے کہ کہنی کے قریب والی رگ سے خون نکلوانا جگر، تلی، پھیپھڑے، ریح کی وجہ سے دردِ شکم، پسلی کے درد اور گھٹنے سے سیرین کے نیچے تک کے تمام خونی امراض کا سبب بننے والی سوزشوں سے شفاء حاصل کے لیے فائدہ مند ہے۔ بازو کی رگ سے خون نکلوانا پورے بدن کے خونی امراض کا سبب بننے والے مواد سے نجات حاصل کرنے کے لیے نفع مند ہے۔ خاص طور پر کہ وہ مواد فاسد ہو جب کہ ران کی رگ سے خون نکلوانا (فصد کروانا) کثرتِ خون یا خون کی خرابی کی وجہ سے سر اور گردن کی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے میں مفید ہے۔ تلی، پھیپھڑوں اور پسلیوں کی تکلیف سے نجات حاصل کرنے کے لیے حلق کی دو رگوں سے خون نکلوانا اور کندھے پر پچھنے لگوانا، کندھے اور حلق کی تکلیف سے نجات حاصل کرنے میں مفید ہے اور کہنی کی رگ سے خون نکلوانے کا متبادل ہے۔ گردن کے دائیں بائیں پوشیدہ رگوں سے خون نکلونا، سر اور چہرے مثلاً کانوں، آنکھوں، دانتوں، ناک اور حلق کی بیماریوں سے شفاء پانے اور سر کے تنقیۃ (سر کو فاسد مادوں سے پاک کرنے) میں مفید ہے۔ قدم (پاؤں) کے اوپر والے حصے پر پچھنے لگوانا، ٹخنے کے قریب اور پنڈلی کے پچھلے حصے والی بڑی رگ کے فصد (خون نکلوانے) کا متبادل ہے۔ دونوں رانوں، پنڈلیوں، زخموں اور خونِ حیض کے رکنے اور اس کے سب خصیتین کی خارش سے شفاء پانے میں مفید ہے۔ سینے کے نیچے پچھنے لگوانا، ران کے پھوڑوں، خارش، پھنسیوں، گینٹھیے، بواسیر اور جوڑوں کے ورموں (سوجن) اور پیٹھ کے کھجلانے سے آرام حاصل کرنے میں نفع مند ہے اور ان تمام امراض میں اس طریقۂ علاج کا وقت اس صورت میں ہے کہ جب ان کا سبب ہائی بلڈ پریشر اور دورانِ خون میں اچانک رکاوٹ ہو جائے اور اس کی طرف احتیاج ہو، سیرین پر پچھنے لگوانا انتڑیوں اور حیض کی خرابی میں مفید ہے"۔

"باب الحجم من الشقيقة والصداع "دردِ شقیقہ اور پورے سر کے درد میں سینگی لگوانے کے متعلق تین احادیث مبارکہ کی جامع شرح کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا دردِ سر میں سینگی لگوانا بطور علاج اور سنت مطہرہ ہے۔ اس کے ساتھ حافظ صاحب سر کے درد کی مختلف حالتوں، کیفیتوں اور علامتوں کا تذکرہ کرتے ہیں اور ماہرین اطباء کے حوالے سے جامع تحقیق پیش کرتے ہیں۔

"وَذَكَرَ أَهْلُ الطِّبِّ أَنَّهُ مِنَ الْأَمْرَاضِ الْمُزْمِنَةِ وَسَبَبُهُ أَبْخِرَةٌ مُرْتَفِعَةٌ أَوْ أَخْلَاطٌ حَارَّةٌ أَوْ بَارِدَةٌ تَرْتَفِعُ إِلَى الدِّمَاغِ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مَنْفَذًا أَحْدَثَ الصُّدَاعَ فَإِنْ مَالَ إِلَى أَحَدِ شِقَّيِ الرَّأْسِ أَحْدَثَ الشَّقِيقَةَ وَإِنْ مَلَكَ قِمَّةَ الرَّأْسِ أَحْدَثَ دَاءَ الْبَيْضَةِ وَذِكْرُ الصُّدَاعِ بَعْدَهُ مِنَ الْعَامِّ بَعْدَ الْخَاصِّ وَأَسْبَابُ الصُّدَاعِ كَثِيرَةٌ جِدًّا مِنْهَا مَا تَقَدَّمَ وَمِنْهَا مَا يَكُونُ عَنْ وَرَمٍ فِي الْمَعِدَةِ أَوْ فِي عُرُوقِهَا أَوْ رِيحٍ غَلِيظَةٍ فِيهَا أَوْ لِامْتِلَائِهَا وَمِنْهَا مَا يَكُونُ مِنَ الْحَرَكَةِ الْعَنِيفَةِ كَالْجِمَاعِ وَالْقَيْءِ وَالِاسْتِفْرَاغِ أَوِ السَّهَرِ أَوْ كَثْرَةِ الْكَلَامِ وَمِنْهَا مَا يحدث عَن الْأَعْرَاض النَّفْسَانِيَّةِ كَالْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْجُوعِ وَالْحُمَّى وَمِنْهَا مَا يَحْدُثُ عَنْ حَادِثٍ فِي الرَّأْسِ كَضَرْبَةٍ تُصِيبُهُ أَوْ وَرَمٍ فِي صِفَاقِ الدِّمَاغِ أَوْ حَمْلِ شَيْءٍ ثَقِيلٍ يَضْغَطُ الرَّأْسَ أَوْ تَسْخِينِهِ بِلُبْسِ شَيْءٍ خَارِجٍ عَنِ الِاعْتِدَالِ أَوْ تَبْرِيدِهِ بِمُلَاقَاةِ الْهَوَاءِ أَوِ الْمَاءِ فِي الْبَرْدِ وَأَمَّا الشَّقِيقَةُ بِخُصُوصِهَا فَهِيَ فِي شَرَايِينِ الرَّأْسِ وَحْدَهَا وَتَخْتَصُّ بِالْمَوْضِعِ الْأَضْعَفِ مِنَ الرَّأْسِ وَعِلَاجُهَا بِشَدِّ الْعِصَابَةِ"[30]

"اور حاذق اطباء نے بیان کیا ہے کہ دردِ سر دائمی بیماریوں میں سے ہے اور اس کا سبب اوپر اٹھنے والے بخارات ہیں۔ گرم یا سرد خونی، بلغمی، صفراوی اور سوداوی اخلاط ہیں جو دماغ کی طرف چڑھتے ہیں۔ اگر انہیں نکلنے کی راہ نہ ملے تو صداع (دردِ سر) پیدا ہوتا ہے۔ اگر وہ بخارات سر کی ایک جانب مائل ہو جائیں تو دردِ شقیقہ (آدھے سر کا درد) ہونے لگتا ہے اور سر کی چوٹی پر جا کے رکے تو سر کی رسولی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے بعد صداع (دردِ سر) کا ذکر خاص کے بعد عام ذکر کے قبیل سے ہے اور دردِ سر کے بہت سے اسباب ہیں ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جن کا تذکرہ ہو چکا ہے اور ان میں سے وہ اسباب بھی ہیں جو معدے میں سوجن یا اس کی انتڑیوں میں ورم یا ان میں ٹھوس گیس یا اس کے بھرنے کی وجہ سے اثر کرتے ہیں اور ان میں سے ایسے اسباب بھی ہیں جو سخت قسم کی حرکت سے تعلق رکھتے ہیں؛ جیسے جماع، بھوک اور بخار، قے، الٹی یا بیداری، مسلسل بے خوابی یا کثرتِ کلام اور ان اسباب میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو نفسیاتی عوارض سے تعلق رکھتے ہیں جیسے غم، خطرہ اور حزن وملال، بھوک اور بخار اور ان میں سے کچھ اسباب ایسے بھی ہیں جو سر میں حادثے سے پیدا ہوتے ہیں جیسے سر پر لگنے والی چوٹ یا دماغ کی جھلی میں سوجن یا ایسی بھاری چیز اٹھانا جو سر کو دبا دے یا اعتدال سے زیادہ گرم ٹوپی یا رومال وغیرہ سے سر کو ڈھانپنا جو اسے گرم کر دے یا اسے سرد موسم میں سرد ہوا یا سرد ترین پانی سے بھگو دے جب کہ خصوصی طور پر دردِ شقیقہ تو یہ فقط سر کی رگوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور خصوصاً سر کی کمزور جگہوں پر ہوتا ہے اور اس کا علاج سر پر کس کر کپڑا باندھنے سے ہوتا ہے۔

علامہ بدرالدین عینیؒ کا موقف

علامہ بدرالدین عینیؒ اس باب "أيَّ ساعَةٍ يَحْتَجِمُ" کی شرح میں علامہ کرمانیؒ، امام بخاریؒ کا مدعا یوں قلمبند کرتے ہیں کہ سینگی لگوانے کے لیے کوئی دن اور وقت مخصوص کر لینا درست نہیں ہے۔

"غَرَض البُخَارِيّ يَعْنِي:من هَذِه التَّرْجَمَة أَنه لَا كَرَاهَة فِي بعض الْأَيَّام أَو السَّاعَات. قلت: وَقت الْحجامَة فِي أَيَّام الشَّهْر لم يَصح فِيهِ شَيْء عِنْده، فَلذَلِك لم يذكر حَدِيثا وَاحِدًا من الْأَحَادِيث الَّتِي فِيهَا تعْيين الْوَقْت"[31]

"امام بخاریؒ کی ترجمۃ الباب سے مراد یہ ہے کہ دنوں یا اوقات میں پچھنے لگوانے (یا رگوں میں چھید کے ذریعے خون نکلوانے میں) کراہت نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مہینے کے دنوں می پچھنے لگوانے کے بارے میں ان کے نزدیک کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔ اس لیے آپ نے تعیین اوقات والی احادیث میں سے کوئی ایک بھی حدیث بیان نہیں کی"

جب کہ علامہ عینیؒ چند احادیث مبارکہ ذکر کر کے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ حجامہ قمری مہینے کی 17، 19 اور 21 تاریخوں میں کروانا چاہیے اور بدھ کے

دن جنون، جزام اور برص کے نازل ہونے کے خدشہ کے پیش نظر سینگی لگوانے سے منع کیا گیا ہے۔علامہ عینیؒ اس باب کے تحت ذیل میں دی گئی حضرت ابن عباس سے مروی حدیث مبارکہ :"احْتَجَمَ النبيُّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وهُوَ صائِمٌ"-[32] کی یوں شرح کرتے ہیں:

"لما ذكر احتجام أبي مُوسَى لَيْلًا ذكر أَيْضا احتجام النَّبِي ﷺ نَهارا، لِأَنَّهُ قَالَ: (احْتجم النَّبِي ﷺ وَهُوَ صَائِم) يدل على أَنه كَانَ نَهارا، وَلم يعين النَّهار صَرِيحًا، فَدلَّ هَذَا وَالَّذِي قبله أَن الْحجامَة لَا تتَعَيَّن بِوَقْت معِين"[33]

"جب امام بخاریؒ نے یہ ذکر کیا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے رات کو سینگی لگوائی تو امام بخاریؒ نے پھر یہ بھی ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دن کے وقت سینگی لگوائی۔کیوں کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ آپ نے روزہ کی حالت میں سینگی لگوائی اور روزہ دن کو رکھا جاتا ہے۔اس لیے یہ حدیث اور اس کی تعلیق اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ فصد لگوانے کے لیے کوئی وقت معین نہیں ہے۔"

چنانچہ ابن سیناء(علی بن حسین)(م428ھ)اپنی طویل نظم میں رگ کھول کر فاسد خون نکالنے کے بارے کہا ہے:

"(وَمن يكن تعود الفصاده ... فَلَا يكن يقطع تِلْكَ الْعَادة)
(لَكِن من قد بلغ الستينا .. . وَكَانَ ذَا ضخامة مُبينًا)
(فافصده فِي سنة مرَّتَيْنِ ... وَلَا تحد فِيهِ عَن الْفَصْلَيْنِ)
(إِن بلغ السّبْعين فافصد مره ... وَلَا تزد فِيهِ على ذِي الكره)
(وَإِن يزدْ خمْسا فَفِي العامين ... فِي الباسليق افصده مرَّتَيْنِ)
(وأمنعه بعد ذَاك كل فصد ... فَإِن ذَاك بالشيوخ مردي)"[34]

"جو شخص رگ سے فاسد خون نکالنے کا عادی ہو وہ اپنی عادت کو ختم نہ کرے لیکن جو آدمی تقریبا 60 برس کی عمر تک پہنچ گیا ہو اور وہ جسم کا موٹا تازہ ہو۔پس تم اس کی رگ کا خون سال میں دو مرتبہ نکالو یہ کام دو موسموں سے زیادہ ہر گز نہ کرو، اگر وہ زیادہ کا مطالبہ کرے تو دو سال میں پانچ مرتبہ ہے۔پس باسلیق (کہنی کے پاس) رگ میں ڈوبا خون نکالو۔اس کے بعد تم اسے ہر فصد سے منع کرو کیوں کہ وہ بوڑھے پن کی طرف لوٹ گیا ہے۔"

علامہ بدرالدین عینیؒ باب"مَنِ احْتَجَمَ مِنَ الشَّقِيقَةِ والصُّدَاعِ" (آدھا سر درد یا پورا سر درد ہونے کی وجہ سے سینگی لگوانا) کی وضاحت کرتے ہیں:

"أي: هَذَا بَاب ------ وَهُوَ الْأَوْجه"[35]

"یعنی باب ذا میں ذکر کیا گیا ہے کہ جو آدمی آدھے سر میں درد کی بناء پر سینگی لگوائے۔درد شقیقہ سر کے ایک طرف درد ہونے کو کہتے ہیں۔اور صداع کا معنی ہے سر کی رگوں میں درد کا ہونا ہے۔کچھ حصہ میں درد کا ہونا گویا باقی سر میں تکلیف کا باعث ہوتا ہے"

علامہ عینی شرح کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو درد شقیقہ تھا۔آپ حالت احرام میں تھے اور آپ نے درد شقیقہ کی وجہ سے سینگی لگوائی۔

مزید آپ درد سر کی وجوہات یوں نقل کرتے ہیں:

وَكَان يحتجم ----، وَإِن ملك قمة الرَّأْس أحدث دَاء الْبَيْضَة[36]

نبی محترم نے مختلف حصوں پر اسباب کے الگ الگ ہونے کی وجہ سے سینگی لگوائی ہے۔ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے سر کی چوٹی (کھوپڑی) پر سینگی لگوائی ہے۔ جو سر درد آپ ﷺ کو خیبر کے مقام پر زہر آلود کھانا کھانے کی وجہ سے ہوا۔ حدیث مبارکہ میں یہ فرمان: (من شَقِيقَة) یہ لفظ "عظيمة" کے وزن پر ہے۔۔۔۔۔ اہل طب نے کہا ہے: یہ دردِ شقیقہ دائمی امراض میں سے ہے جس کا سبب جسم کے مرتفع بخارات، گرم یا ٹھنڈے مادے جو انسانی دماغ کو چڑھ جاتے ہیں۔ اگر اس کو خارج نہ کیا جائے تو سر درد کا سبب بن جاتا ہے۔ اگر یہ بخارات سر کے کسی ایک حصے کی طرف چڑھ جائیں تو دردِ شقیقہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر یہ سر کی چوٹی پر تسلط ڈال لیں تو اس سے دماغ کا درد شروع ہو جاتا ہے۔

علامہ قسطلانیؒ کا موقف

علامہ قسطلانیؒ، باب: أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ؟ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلاً (کس وقت سینگی لگوانی چاہیے؟ حضرت ابو موسیٰ نے رات کو سینگی لگوائی) کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حجامہ کے لیے کسی خاص وقت کا تعین نہیں۔ دن اور رات کے کسی بھی وقت لگائی جاسکتی ہے۔

آپؒ اس حدیث مبارکہ "احْتَجَمَ النَّبِيُّ وَهْوَ صَائِمٌ" - اس سے نبی کریم ﷺ کا کیا مقصد تھا؟[37] علامہ قسطلانیؒ شرح میں لکھتے ہیں کہ

یہ حدیث مبارکہ اور اس سے ما قبل روایت بتاتی ہے کہ سینگی لگوانے کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق احتیاج سے ہے۔ ہاں کچھ احادیث وارد ہیں جن میں تعین ذکر ہے جیسے حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ شخص جو سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں کو سینگی لگوائے گا اس کے لیے ہر بیماری سے شفاء ہوگی۔ ابن ماجہ کی ایک روایت ہے جسے حضرت عبداللہ بن عمر نے مرفوع بیان کیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے برکت کے حصول (کا نظریہ رکھتے ہوئے) کے لیے جمعرات، سوموار اور منگل کو سینگی لگواؤ اور بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو حجامہ سے بچو۔

اطباء حضرات کے نزدیک جماع اور کھانا سے سیر ہونے کے بعد اور بھوک کی حالت میں سینگی نہیں لگوانی چاہیے۔

باب الْحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالإِحْرَامِ کے تحت مذکورہ حدیث مبارکہ (5695) میں نبی کریم ﷺ کا عمل موجود ہے کہ آپ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔ آپ اس حدیث کی انتہائی مختصر شرح یوں کرتے ہیں:

"وَمُقْتَضَى الْحَجْمِ فِي حَالَةِ الإِحْرَامِ أَنْ يَكُونَ فِي السَّفَرِ فَطَابَقَ الْحَدِيثُ التَّرْجَمَةَ"[38]

علامہ قسطلانی حجام کی اجرت کے متعلق لکھتے ہیں:

"احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ....وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ۔[39]

"اللہ کے رسول ﷺ کو ابو طیبہ نے سینگی لگائی۔ آپ ﷺ نے کھجور کے جھکتے ہوئے دو صاع غلہ عطا فرمائے۔" اگر یہ حرام ہوتا تو آپ اسے نہ دیتے۔

علامہ قسطلانی "باب الْحَجْمِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ" کے تحت حدیث نمبر 5701 کی یوں صراحت کرتے ہیں:

والصداع ووجع الضرس والعين[40]

"نبی محترم ﷺ نے اپنے سر میں درد شقیقہ کی وجہ سے سینگی لگوائی۔ بریدہ کی حدیث میں ہے کہ آپ کو بسا اوقات درد شقیقہ ہوتا تھا تو آپ ایک یا دو دن سفر نہیں فرماتے تھے۔ نبی محترم ﷺ سے جسم کے مختلف حصوں پر سینگی لگوانا منقول ہے کیونکہ حاجت کے اسباب

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

مختلف تھے۔

مولانا غلام رسول سعیدیؒ کا مؤقف

مولانا سعیدیؒ حجامہ کے بارے میں مؤقف کو یوں واضح کرتے ہیں:

آپؒ باب أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ؟ وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلاً" کے بعد وقت کے تعین کے متعلق صحاح ستہ سے تین احادیث مبارکہ اور حجامہ لگوانے کی فضیلت کے بارے میں بھی تین احادیث مبارکہ ذکر کرتے ہیں۔ آپ دیگر شارحین حدیث علامہ بدرالدین عینی، علامہ کرمانی، ابن الملقن ؒ وغیرہ کے مؤقفات بھی پیش کرتے ہیں۔

مولانا سعیدیؒ کی وقت کی تعیین کے متعلق تحقیق

آپ اس سلسلے میں مختلف فقہاء کرام امام مالک، ابواللیث اور ابن ابی شیبہ کی آراء پیش کرتے ہیں اور آخر پر اپنا مؤقف بھی پیش کرتے ہیں:

1. حضرت امام مالک بن انس (م179ھ) سے پندرہ، سترہ، تئیس کی تاریخوں میں حجامہ لگوانے کے متعلق استفسار ہوتا ہے تو امام صاحب فرماتے ہیں کہ حجامہ لگوانے کے لیے کسی دن کو معین کرنا مکروہ ہے اور میں ان دنوں میں فصد لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، خواہ ہفتہ کے دن لگوائی جائے، بدھ کے دن لگوائی جائے اور تمام دنوں میں لگوائی جائے۔ اسی طرح حالت سفر میں بھی سینگی لگوانے میں کوئی قباحت نہیں۔
2. ابواللیث نصر بن محمد سمرقندیؒ (م 373ھ) فرماتے ہیں کہ میں ہفتہ اور بدھ کے دن فصد لگوانے سے اجتناب کرتا ہوں، کیوں کہ اس سلسلہ میں مجھ کو حدیث معلوم ہے۔
3. امام محمد بن سیرینؒ (م110ھ) کے بارے میں سید الحفاظ عبداللہ بن محمد، المعروف ابن ابی شیبہؒ (م235 ھ) نے روایت کی ہے کہ وہ سترہ تاریخ سے بیس تاریخ تک فصد لگوانے کو اچھا سمجھتے تھے۔

"رسول مکرم ﷺ نے جو اپنی امت کو فصد لگوانے کا حکم دیا ہے، وہ حکم بطور استحباب ہے اور نبی مکرم ﷺ نے امت کو وہ کام کرنے کا حکم دیا ہے جس میں اس کے لیے نفع ہے اور اس لیے جسم میں خون کی کثرت مضر ہوتی ہے۔"[41]

مولانا سعیدیؒ صاحب امام بخاریؒ اور دیگر شارحین کے برعکس اپنا فتویٰ یوں ذکر کرتے ہیں:

"میں کہتا ہوں ان مذکورہ احادیث میں فصد لگوانے کے لیے دنوں اور تاریخ کی تعیین ہے۔ لیکن امام بخاریؒ نے ان کا اعتبار نہیں کیا، کیوں کہ یہ احادیث امام بخاریؒ کی شرط کے مطابق نہیں۔"[42]

اس طرح مولانا سعیدیؒ نے حجامہ کی اہمیت و افادیت کو اجاگر کیا، اسے عین سنتِ نبویہ قرار دیا، صحابہ کرام اور فقہاء عظامؒ کا مستحسن طریقہ علاج ٹھہرایا اور عصر حاضر میں بھی اس کا اطلاق ضروری قرار دیا۔ اس سلسلہ میں آپ حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت یوں نقل کرتے ہیں:

"أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ المُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لاَ أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: إِنَّ فِيهِ شِفَاءً"[43]

"بے شک حضرت جابر بن عبداللہ نے المقنع کی عیادت کی پھر فرمایا میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا حتی کہ تم فصد لگوالو۔ کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں شفاء ہے"

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

آپؒ مذکورہ حدیث جابر بن عبداللہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

"ہمارے زمانہ میں بھی اگر جسم کے کسی عضو کا خون فاسد ہو جائے تو ڈاکٹر سرنج کے ذریعہ فاسد خون نکال لیتے ہیں اور اس سے مریض تندرست ہو جاتا ہے یا کسی انسان کا مزاج گرم ہو اور اس میں خون زیادہ ہو تب بھی اس کا خون نکال لیا جاتا ہے اور اس سے وہ انسان معتدل ہو جاتا ہے۔ رسول مکرم ﷺ، صحابہ کرام اور فقہاء تابعین کے دور میں فصد کے ذریعے خون نکلوانے کا رواج تھا اور ہر شخص خون نہیں نکالتا تھا بلکہ جو اس فن کا ماہر ہوتا تھا وہ مخصوص رگ میں نشتر چبھو کر خون نکالتا تھا اور اس شخص کو اپنے تجربہ اور مہارت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کون سی رگ سے خون نکالنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی فصد لگوا کر نکلوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس میں کیا حکمت تھی۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کا مقصود یہ تعلیم دینا ہو کہ اگر کسی شخص کو فصد لگوانے کی ضرورت ہو تو وہ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں فصد لگوانے کا نمونہ ہو۔"[44]

مولانا سلیم اللہ خانؒ کا موقف

آپ متقدمین شارحین حدیث کی طرح امام بخاریؒ کا قائم کردہ ترجمۃ الباب " أَيَّ سَاعَةٍ يَحْتَجِمُ "اور تعلیق ذکر کرنے کا مقصد یہی ذکر کرتے ہیں کہ احتجام یعنی سینگی اور پچھنے لگوانے کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں، جب بھی دن یا رات کو ضرورت محسوس کرے تو بغیر کسی کراہت کے پچھنے لگائے جا سکتے ہیں اور اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔[45]

اور جہاں تک سینگی لگانے کی تاریخ کا تعلق ہے، وہ روایات جو سنن أبی داود، سنن الترمذی اور دیگر کتب حدیث میں وارد ہیں وہ چونکہ امام بخاریؒ کی شرط پر نہیں اترتی، اس لیے امام بخاریؒ نے نقل نہیں کیا۔ آپ، علامہ قسطلانیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"وعند الأطباء أن أنفع الحجامة ---- وأنها تفعل في النصف الثاني من الشهر ثم في الربع الثالث من أرباعه أنفع من أوّله وآخره لأن الأخلاط في أول الشهر تهيج وفي آخره تسكن فأولى ما يكون الاستفراغ في أثنائه"۔[46]

"یعنی اطباء کے نزدیک ایسے پچھنے لگوانا زیادہ مفید ہوتے ہیں جو چاند کے مہینے کے دوسرے حصے میں یعنی پندرہ دن گزرنے کے بعد اور پھر آخری پندرہ دنوں میں بھی چاند کے مہینے کی تیسری چوتھائی حصہ میں ہوں (اور یہ تقریباً پندرہ سے لیکر اکیس تک) مہینے کے ان دنوں میں پچھنے لگوانا مہینے کے شروع اور آخری دنوں میں پچھنے لگانے سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ چاند کے مہینے کے پہلے حصے میں اخلاط (خون، سوداء، صفراء اور بلغم) میں ہیجان ہوتا ہے۔ جب کہ مہینے کے آخری حصے میں ان میں سکون ہوتا ہے اور درمیان کے حصے میں اخلاط میں اعتدال ہوتا ہے۔ اس لیے مہینے کے اس حصے میں پچھنے لگانا زیادہ مفید ہے"

مخصوص دنوں میں حجامہ لگانے کی ممانعت کی حیثیت

سنن ابن ماجہ کی کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے چار ایام بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار میں پچھنے لگانے سے اجتناب کرنے کا حکم دیا اور دو دنوں پیر اور منگل کو پچھنے لگانے کا حکم صادر فرمایا۔

"وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ، يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، تَحَرِّيًا وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ"[47]

اسی طرح "سنن ابی داؤد" کی روایت میں منگل کے دن بھی پچھنے لگانے سے منع فرمایا۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے کہ حضرت ابو بکرہ اپنے گھر والوں کو منگل کے دن پچھنے لگانے سے منع کرتے

تھے اور فرماتے تھے:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

"أَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ"[48]

"منگل کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں (جاری ہونے والا) خون نہیں رکتا۔"

اس طرح مولانا سلیم اللہؒ حجامہ لگانے کی مرویات نقل کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ ساری احادیث مبارکہ ضعیف ہیں اور ان روایات جن میں 19,17 اور 21 تاریخ کو حجامہ لگانے کی ترغیب ہے، تعارض لازم آتا ہے۔ کیونکہ 19,17 اور 21 تاریخ، ہفتے کے ان دنوں بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو بھی ہو سکتی ہے، جن دنوں میں پچھنے لگانے سے ان روایات میں ممانعت کا ذکر ہے، اس لیے حجامہ کسی بھی دن لگا سکتے ہیں۔

مولانا سلیم اللہؒ "بَابُ الحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ" کے تحت وارد دو احادیث مبارکہ کی اس ترجمۃ الباب سے مناسبت یوں بیان کرتے ہیں کہ پہلی حدیث مبارکہ کی مناسبت معنیٔ حدیث کی وجہ سے ہے۔ اور دوسری حدیث مبارکہ کی مناسبت "إِنَّ فِيهِ شِفَاءً" کی وجہ سے ہے۔

وَقَالَ ﷺ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الحِجَامَةُ، وَالقُسْطُ البَحْرِيُّ[49]

آپ ؒ، فرمان رسول ﷺ "مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الحِجَامَةُ" کی شرح میں دیگر مرویات اور دیگر محدثین ومفسرین کے حوالے سے کرتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان عالیہ کہ تمہارے لیے بہترین علاج حجامہ اور قسط بحری ہے۔ یہ خطاب اہلِ حجاز اور ان شہریوں کے لیے ہے کہ جن کا موسم گرم ہوتا ہے۔ گرم علاقوں کے لوگوں کے لیے حجامہ بہترین علاج ہے۔ کیونکہ حجامہ کے ذریعے جسم سے فاسد خون کا اخراج ہوتا ہے جو صحت کے لیے انتہائی مفید ہے"

آپ یہ فرمان نبوی ﷺ بھی نقل کرتے ہیں:

"مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْضِبْهُمَا"[50]

"نبی کریم ﷺ سے کوئی بھی سر درد کی شکایت کرتا تو آپ اسے پچھنے لگانے کا فرماتے اور کوئی پاؤں کی تکلیف کی شکایت کرتا تو آپ اسے مہندی لگانے کا فرماتے"

آپؒ "بَابُ الحِجَامَةِ مِنَ الشَّقِيقَةِ وَالصُّدَاعِ" میں مذکور احادیث مبارکہ کی شرح کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سر درد کے لیے سر مبارک میں پچھنے لگوائے۔ اس کے علاوہ بھی آپ کے جسم مبارک کے مختلف حصوں پر پچھنے لگانا ثابت ہے۔ سنن ترمذی کے مطابق آپ نے گردن کے دونوں جانب اور مونڈھے پر پچھنے لگوانے۔ اسی طرح مسند احمد کی روایت میں آپ ﷺ کا کمر مبارک میں پچھنے لگانا ثابت ہے۔[51]

حافظ عبدالستار حماد کا موقف

حافظ صاحب حجامہ کے احکام ومسائل ذکر کرنے سے قبل اس کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"جسم کے جس حصے میں خون کا دباؤ بڑھ جانے یا اس میں جوش آجانے سے ورم اور درد محسوس ہوتا ہے۔ جلد کے اس حصے کو نشتر کے ساتھ چھید کر ایک خاص انداز سے خون کھینچنے کو عربی زبان میں "حجامت" کہتے ہیں"[52]

حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ حجامہ اہل عرب کے ہاں ایک قدیم اور معروف طریقۂ علاج تھا۔ اس عمل سے خون کی گردش کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

حافظ صاحب مخصوص دنوں اور تاریخوں میں سینگی لگوانے کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ آپ دیگر شارحینِ صحیح بخاری کی طرح یہ واضح کرتے ہیں کہ سینگی لگوانے کے لیے مہینے کا دوسرا نصف پہلے کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔ حافظ صاحب حسب ذیل چند احکام ومسائل استنباط کیے ہیں:

1. سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ نبی کریم ﷺ کا مذکورہ عمل ہمارے سامنے ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے مروی حدیث مبارک ہے کہ جس نے قمری مہینے کی سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو سینگی لگوائی، اسے ہر بیماری سے شفاء ہو گی۔

2. ان تاریخوں کا تعلق امرِ غیب سے ہے۔ ہم اس کی کوئی توجیہہ نہیں کر سکتے۔ ان پر ایمان رکھتے ہوئے ان تاریخوں میں سینگی لگوانے کا اہتمام کرنا مستحب ہے۔[53]

حافظ صاحب بَابُ الحَجْمِ فِي السَّفَرِ وَالإِحْرَامِ کے تحت وارد حدیث "احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ" سے حسب ذیل مسائل اخذ کرتے ہیں:

1. اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دورانِ سفر اور حالتِ احرام میں سینگی لگوائی جا سکتے ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے کبھی حالت قیام میں احرام نہیں باندھا، ہمیشہ سفر ہی میں احرام باندھا ہے۔

2. بہر حال مسافر اور محرم جب دیکھے کہ میرے خون میں ہیجان پیدا ہو رہا ہے تو وہ سینگی لگوا کر اسے اعتدال پر لا سکتا ہے۔ البتہ اس کے لیے کسی ماہر فن کی خدمات حاصل کرنا ضروری ہیں بصورت دیگر فائدے کی بجائے نقصان کا اندیشہ ہے۔

حافظ صاحب "ترجمۃ الباب اور بَابُ الحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ "کی روشنی میں بیماری کی وجہ سے سینگی لگوانا درست خیال کرتے ہیں۔

حافظ صاحب اس حدیث مبارکہ "إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الحِجَامَةُ" کی شرح میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا سینگی کے بارے میں خطاب اہل حجاز اور ان کے ملحقہ علاقوں کے باسیوں کے لیے تھا، کیونکہ گرمی کی وجہ سے ان کے خون پتلے ہوتے ہیں۔ ان کے جسم سے جو حرارت سطح بدن کی طرف نکلتی ہے تو خون کا دباؤ بھی بدن کی طرف ہو جاتا ہے۔ اس لیے ان کے لیے ایسے حالات میں سینگی لگوانا مفید ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کا درس ضعیف العمر افراد کے لیے نہیں، کیوں کہ ان میں پہلے ہی خون کی کمی ہوتی ہے۔

حافظ صاحب "بَابُ الحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ" کے تحت حجامہ کی افادیت پر یوں روشنی ڈالتے ہیں:

مسلمانوں پر فرض عین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کو بلا حیل و حجت تسلیم کریں، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان وحی الٰہی پر مبنی ہوتا ہے۔ لہذا سینگی لگوانے میں شفاء کا ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جسے آج جدید طب بھی تسلیم کرتی ہے۔ اہل مغرب کے بہت سے ہسپتالوں میں سینگی لگوانے کے لیے باقاعدہ ایک شعبہ قائم ہے۔ سینگی لگوانے کا فائدہ یہ ہے کہ جسم سے فاسد خون نکل کر اس کی جگہ اچھا خون بن جاتا ہے جو صحت و تندرستی کے لیے ایک طرح کی ضمانت ہے لیکن اس کے لیے کسی ماہر طبیب کی خدمات حاصل کرنا نہایت ضروری ہے اور ناتجربہ کار طبیب سے سینگی لگوانا مضرِ صحت کا باعث ہے۔ بہر حال سینگی لگوانا ایک فائدہ مند طریقۂ علاج ہے مگر اس شخص کے لیے جسے کوئی ماہر طبیب مشورہ دے۔ مگر اس کے برعکس سینگی لگوانے میں نقصان کا خطرہ ہے۔ جیسا کہ حضرت معمرؒ فرماتے ہیں:

"احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتَّى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي، وَكَانَ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ"[54]

"میں نے سینگی لگوائی تو میرا حافظہ جاتا رہا حتی کہ مجھے نماز میں فاتحہ پڑھنے میں بھی لقمہ دیا جاتا تھا۔ انہوں نے اپنی کھوپڑی پر (غلط جگہ) سینگی لگوائی تھی"[55]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کا مؤقف ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رات کے وقت، روزے کی حالت میں اور اسی طرح حالتِ احرام میں بھی سینگی لگوائی جب کہ علامہ عینیؒ نے سینگی کے حوالے سے مؤقف دیا ہے کہ سینگی سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں لگوانی چاہیے۔بدھ کے دن سینگی لگوانے کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں ہے کہ اس دن جنون، جزام اور برص جیسے امراض جنم لے سکتے ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ، علامہ قسطلانیؒ، علامہ عینیؒ، علامہ سعیدیؒ، مولانا سلیم اللہ خاںؒ اور حافظ عبدالستار حماد کے نزدیک جو بات مشترک ہے وہ یہ ہے کہ سینگی لگوانا جائز ہے۔گویا سینگی لگوانا توسب کے نزدیک بہترین دوا اور عمدہ طریقہ علاج ہے لیکن ان شارحین حدیث کے نزدیک جس بات پر اتفاق نہیں ہے وہ سینگی لگوانے کے حوالے سے مخصوص ایام کے تعین کے نقطۂ نظر سے ہے۔شارحین صحیح بخاری روزے کی حالت میں اور حالتِ احرام میں سینگی لگوانے کو جائز سمجھتے ہیں اور اس حوالے سے نبی کریم ﷺ کی دلیل بھی رقم کرتے ہیں کہ آپ نے حالت احرام اور روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔شارحین کے اس نقطۂ نظر سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سینگی لگوانا مفید ہے اور دوسری بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ خون کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیوں کہ تکلیف کی شدت سینگی لگوانے کی حمایت میں۔گندے خون کا نکل جانا راحت کا باعث ہے اور اس کو بدستور تکلیف دیتے رہنا، سوزش یا ورم پیدا کر کے خراش اور درد کی کیفیت میں لے جانا خون گندا ہونے کی علامت ہے لیکن ایک چیز کسی حد تک تکلیف دہ ہے کہ بدھ کے دن سینگی لگوانے سے جذام، برص اور جنون جیسی علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔ظاہر ہے اس بات کا تعلق سائنس کے اصولوں سے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی سائنس اس کی کوئی توجیہ پیش کر سکتی ہے۔سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں سینگی لگوانے کو مفید خیال کیا ہے۔اس کی تائید میں مولانا غلام رسول سعیدیؒ صاحب کا قول بھی سامنے آتا ہے کہ ان اوقات کا تعین صحیح ہے۔مطلب یہ کہ علامہ بدرالدین عینیؒ نے ان تین مخصوص ایام میں سینگی لگوانا جو ذکر کیا ہے اس سے مولانا سعیدیؒ نے اتفاق کیا ہے جب کہ امام بخاریؒ ان تاریخوں کے تعین کو جائز نہیں سمجھتے کیوں کہ سینگی لگوانے کے وقت کے تعین سے متعلقہ جتنی بھی روایات مذکور ہیں وہ امام بخاریؒ کی شرائط پر نہیں۔

علامہ قسطلانیؒ نے بھی امام بخاریؒ کے مؤقف کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ دن اور رات کے کسی بھی وقت حجامہ جائز ہے۔یعنی علامہ قسطلانی سترہ ،انیس اور اکیس تواریخ کو سینگی لگوانے کے حوالے سے مقرر ہونے پر معترض ہیں۔علامہ سعیدیؒ کے نقطۂ نظر کو دیکھا جائے تو وہ تواریخ کے تعین کو درست قرار دیتے ہیں۔

حافظ عبدالستار حماد مہینے کے دوسرے حصے کو سینگی لگوانے کے حوالے سے بہتر خیال کرتے ہیں۔ان تمام شارحین کے سینگی لگوانے کے حوالے سے نقطۂ نظر کو سامنے رکھا جائے تو جو اختلاف سامنے آتا ہے وہ سینگی لگوانے کے تعین کے حوالے سے ہے۔

راقم الحروف کی نظر میں امام بخاریؒ اور جن شارحین صحیح بخاری کا نقطۂ نظر سینگی لگوانے کی تاریخ کے مقرر نہ کرنے کے حوالے سے ہے، وہ بالکل درست ہے کیوں کہ جن مرویات میں حجامہ کروانے کی مقررہ تاریخوں کا ذکر ہے، وہ پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی اور سائنسی نقطۂ نظر سے بھی وہ چیز ناقابل عمل ہوں، اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ایسی چیزوں سے توہم پرستی کے عناصر پیدا ہوتے ہیں۔اس لیے حجامہ کے لیے ایام کو مقرر کرلینا درست ثابت نہیں ہوتا۔

نتائج

1-مذکورہ بالا بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ قدیم وجدید فقہاءاور ماہرین طب حجامہ کے طریقہ علاج پر متفق ہیں۔صحیح بخاری کی "کتاب الطب" کے باب"اي ساعة يحتجم" کے تحت اپنی اپنی اراء کو ذکر کیا ہےاور حدیث مبارکہ سے اس طریقہ علاج کو ثابت کیا گیا ہے۔

2-جدید میڈیکل سائنس میں بھی حدیث مبارکہ سے ثابت شدہ حجامہ کا طریقہ سینگی لگوانا کو مسلم حقیقت تسلیم کیا گیا ہے اور اس کے مطابق جدید میڈیکل سائنس کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔

3-سینگی کسی ماہر معالج سے لگوانی چاہیے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس فن میں مہارت حاصل کرنی چاہیے-

سفارشات

مقالہ ھذا میں طرفین کے دلائل کا تجزیہ،بحث،آراء وافکار کے مطالعہ کے بعد محققین،اسکالرز،عوام و حکام سے چند تجاویز بطور سفارشات پیش کی جا رہی ہیں:

1-انسانی صحت کی حفاظت،مقاصد شریعہ میں شامل ہے،اس لیے اقدامات کرنے کی اشد ضرورت ہے- سب سے پہلے دینی پہلو کے اعتبار سے Blood Donation کا اہتمام کرنا چاہیے- اس سے بدن کی زکوۃ نکلتی ہے-

2-جس طرح مغربی ممالک میں Hospitals کے ساتھ "حجامہ سینٹرز" قائم کیے گئے ہیں اس طرح پاکستان میں بھی باقاعدہ ہر سرکاری و غیر سرکاری ہسپتال کے ساتھ حجامہ سینٹر قائم کیے جائیں جہاں ماہرین میڈیکل سائنس جہاں جدید طریقہ کار کے مطابق علاج کریں

3-میڈیکل ڈاکٹرز پیرا میڈیکل سٹاف کو اس طریقہ علاج کے لیے خصوصی ٹریننگ دی جائے-

4-عوام کی آگہی کے لیے Community Outreach Programs سرکاری سطح پر رکھے جائیں-

5-سرکاری سطح پر اس طریقۂ علاج کو ترقی دی جائے-اس کے لیے باقاعدہ بجٹ مختص کیا جائے-

---

[1] ابن منظور الافریقی،ابوالفضل محمد بن مکرم-لسان العرب-بیروت:دار صادر1414ھ،ج 12،ص116-117

[2] دہلوی،مولوی سید احمد-فرہنگِ آصفیہ-لاہور:مکتبہ اردو سائنس بورڈ،اپریل،2010ء، 733/1؛ مولوی فیروزالدین-فیروزاللغات-لاہور:فیروز سنز لیمیٹڈ،2010ء،ص:282

[3] Dictionary of Contemporary English(UK Printed in Italy by Rotolito,Fifth edition, 2009)412,.Letterpart,Longman

[4] webster.com/dictionary/cupping https://www.merriam,accessed on 12.08.2022

[5] شہباز حسین اعوان،حجامہ سنتِ نبوی-لاہور:ادارہ مطبوعات سلیمانی،اردو بازار،طبع دوم،2021ء،ص15

[6] عزیر احمد قاسمی،حجامہ شریعت کی روسے(بنگلور،کرناٹک:جامعۃ القرآن)ص:17-18،س ن

[7] محمد بن فنخور العبدلی،الحجامۃ بین الشرع والطب،مترجم:مولانا عبدالجبار سلفی(مصر:المھدا العلمی، محافظۃ القریات) 1 ،ص7،س ن؛ڈاکٹر محمد واحد اللہ ایوب الازہری،فاروق عالم خان،ہزارہ اسلامکس،جلد6،شمارہ1،پشاور،ص11

[8] الحجامۃ بین الشرع والطب،ص11-19

[9] لیاقت علی،حجامۃ المفرد اعضاء-بہاولپور:پرفیکٹ ڈاٹ پرنٹرز،2020ء،ص:21؛حجامہ سنت نبوی،ص15-16

[10] البخاری،ابوعبداللہ،محمد بن اسماعیل-الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ، صحیح البخاری،کتاب الطب،باب الشفاء فی ثلاث،رقم الحدیث:5681،دار طوق النجاۃ،1422ء

[11] صحیح بخاری،کتاب الطب،باب الدواء بالعسل،رقم الحدیث:5683

[12] صحیح بخاری،کتاب جزاء الصید،باب الحجامۃ للمحرم،رقم الحدیث:1836

[13] ترمذی،محمد بن عیسی-سنن الترمذی،ابواب الطب عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء فی الحجامۃ،رقم الحدیث:2052شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی،1395ھ

[14] صحیح بخاری،کتاب الطب،باب الحجامۃ من الداء،رقم الحدیث:5696

[15] ابن ماجہ،ابوعبداللہ محمد بن یزید،سنن ابن ماجہ،کتاب الطب،باب الحجامۃ،رقم الحدیث:3476،،بیروت:دار الفکر،1424ھ

[16] سنن ابن ماجہ،کتاب الطب،باب موضع الحجامۃ،رقم الحدیث:3484

[17] محمد بن عبداللہ نیشاپوری،المستدرک علی الصحیحین،کتاب الطب(بیروت،دار الکتب العلمیۃ،الطبعۃ الاولی،1411ھ/1990ء)ج1،ص155،رقم الحدیث:7470

[18] المستدرک علی الصحیحین،کتاب الطب،رقم الحدیث:7475

[19] الطب النبوی 93/1

[20] الطب النبوی 93/1

[21] غلام رسول رضوی،تفہیم البخاری، تفہیم البخاری پبلی کیشنز،فیصل آباد، س ن، ج 8 ، ص502

[22] حامد اشرف، حجامہ بالشرط، دارالسلام لاہور، ص16،2022ء

[23] حجامہ بالشرط، ص18

[24] حجامہ بالشرط، ص159- 160

[25] حجامہ بالشرط، ص162

[26] Dr.Amkad Ahsan Ali,Al -Hijama Cupping Healing the Sunnah Way ,GABA Sons ,M.A Jinna, Road,Karachi.page:66

[27] ابن حجر العسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی، فتح الباری شرح صحیح البخاری، بیروت: دار المعرفۃ،1379ھ، ج10،ص149

[28] فتح الباری152/10

[29] فتح الباری152/10

[30] فتح الباری153/10

[31] بدر الدین عینی، ابو محمد محمود، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج:21، ص:240، بیروت: داراحیاء التراث العربی، س ن

[32] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب ای ساعۃ یحتجم، رقم الحدیث:5694

[33] عمدۃ القاری240/21

[34] عمدۃ القاری241/21

[35] ایضاً

[36] ایضاً

[37] صحیح البخاری،، کتاب الطب، باب أَيَّ سَاعَةٍ يحتجم، رقم الحدیث:5694

[38] شہاب الدین القسطلانی، احمد بن محمد، ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، ج8، ص 368، مصر: الکبری الامیریۃ1323ھ ارشاد الساری8/ 368

[39] مسند احمد8/ 368 369

[40] ارشاد الساری370/8

[41] سعیدی، مولانا غلام رسول، نعم الباری فی شرح صحیح البخاری، ج12، ص88، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی،،2020ء

[42] نعم الباری87/12

[43] صحیح البخاری،، کتاب الطب، باب الحجامۃ من الداء، رقم الحدیث:5697

[44] نعم الباری91/12

[45] خاں، سلیم اللہ، کشف الباری عما فی صحیح البخاری، شاہ فیصل کالونی نمبر 4، مکتبہ فاروقیہ، کراچی، ج 20، ص755-756، س ن

[46] ارشاد الساری8/ 368

[47] سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب فی ای الایام یحتجم، رقم الحدیث:3487؛ سنن ابی داود، کتاب الطب، باب متٰی تستحب الحجامۃ، رقم الحدیث:3862

[48] سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی موضع الحجامۃ، رقم الحدیث:3862(علامہ البانیؒ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔)

[49] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب الحجامۃ من الداء، رقم الحدیث:5696

[50] سنن أبی داود، کتاب الطب، باب فی الحجامۃ، رقم الحدیث:3858

[51] مسند احمد، رقم الحدیث:14280

[52] حماد، حافظ عبدالستار، ہدایۃ القاری شرح صحیح البخاری ج8، ص585، مکتبہ دارالسلام، لاہور،2019ء

[53] ہدایۃ القاری8/ 586

[54] سنن ابی داود، کتاب الطب، رقم الحدیث:3860

[55] ہدایۃ القاری588/8-589